© rasailojaraid.com

مفکرِ احرار چودھری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ کا سانحۂ ارتحال ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

سید عطاء المحسن بخاری
جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام
پاکستان

یہ زندگی بھی کیا ہے راحتوں میں ہو تو گرد و پیش سے بے نیاز، کلفتوں میں گھری ہو تو لمحہ لمحہ کسب اور آزمائشوں میں ہو تو حرفِ حرف موت آشنا اور وحشتوں کے راہ میں ہو تو ایک ایک پل پُل صراط پر گزرتا ہے، جانے کس کا شعر ہے۔

زندگی بس درسِ عبرت انبساطِ گل سے ہے
شب کو چٹکا صبح مہکا دن ڈھلے مرجھا گیا

چودھری افضل ۸ رجنوری ۱۹۴۲ء میں فرنگی سامراج سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے ۱۹۲۱ء سے اس جہاد کے عرصہ میں چودھری صاحب فقر و فاقہ اور غیرت و حمیت کے زیور سے مرصع جدوجہد کے افق پر طلوع ہوئے اور تادمِ واپسیں اسی زیور کی جھنکار میں سرمست رہے اور جاتے ہوئے یہی دولت اپنی گرامی قدر رفیقۂ حیات کو دے گئے۔ اس پاک باز خاتون نے بیوگی کے ۴۶ برس کس طرح کاٹے انسانوں کے اس جنگل میں کوئی نہیں جانتا۔ چودھری صاحب کی اولاد نے زبردست جدوجہد کی اور وراثت میں ملی ہوئی محرومیوں کا منہ موڑ دیا اور اپنی عظیم ماں کو دکھوں کی گود سے نکال لیا اور ماں جی کی خوب خدمت کی اور اپنے لئے جنت خرید لی۔ ۴۶ برس کی بیوگی کاٹنے کے بعد بالآخر ہم سب احرار کارکنوں کی مقدس، بہادر، قناعت پیشہ اور ایثار شیوہ ماں عالمِ فانی سے جہانِ فانی کی طرف سفر کر گئیں۔ انا للہ۔ اللہ پاک ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور انہیں درجاتِ عالیہ عطا فرمائے (آمین) ہم سب احرار ورکرز چودھری صاحب مرحوم و مغفور کی اولاد کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

ادارہ نقیبِ ختمِ نبوت اور سب احرار ورکرز چودھری صاحب مرحوم و مغفور کے فرزندان چودھری اظہار الحق ادیب، پروفیسر قمر الحق باشؔ، جناب ضیاء الحق، ہمشیرگان اور خاندان کے تمام افراد کے حق لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ

(سورۂ براءت ، پ ۱۰)

پروفیسر محمد اکبر نیازی تلہ گنگ ضلع چکوال

رات تاریک تھی ۔ پھر راستہ
سارے کا سارا ۔ پتھر
چار سو بکھرے ہوئے
جان کے ، ایمان کے
خونی دشمن
اور ہر سمت سے اٹھتی ہوئی
خونی نظریں

بجلیاں کوند گئیں
کتنی غضب ناک گھٹائیں اٹھیں
گھن گرج اتنی کہ کچھ
کان پڑی آواز
سنائی نہیں دیتی

ایسی جاں سوز کشاکش تھی
کہ مجھ سے یا رب
جانے کیا کچھ چھوٹا
کیا چیز گئی ۔۔۔
کیسا کیسا تھا گراں مایہ ذخیرہ جو گیا
سال ہا سال کے
ہجرت کے سفر میں

پاؤں زخمی تھے ۔ بدن زار و نحیف
اور تو کچھ نہ بچا
پر مرے مالک ، آقا
مرے نزدیک
جو سب کچھ تھا مرا
اس کو بچا لایا ہوں
دل کے اس غار میں میں
عشقِ محمد کو چھپا لایا ہوں

اور یوں حاصلِ عمر مرا
میرا رفیقِ رہِ منزل ۔ ساتھی میرا
ساتھ میرے ہے ۔
مری اور نہ خواہش نہ طلب ہے کوئی
آرزو کوئی نہیں اور
تمنا کا کہیں نام و نشان تک نا ہیں
میرے مالک
تیرا انعام ۔ سوا ہے مجھ پر
شکر تیرا ہو ادا کیسے
زباں کھولوں تو
الفاظ [illegible] دینے پائیں۔

© rasailojaraid.com